مؤلف: مولانا محمد ارسل عطّاری
(متعلم جامعۃ المدینہ فیضان زکریا ملتان، پاکستان)

پیشکش: جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ
+923366141064

مولانا ارسل عطّاری صاحب کے رشحات قلم کا مجموعہ

بنام

مؤلف

**مولانا محمد ارسل عطّاری**

(متعلم جامعۃُ المدینہ فیضان زکریا، ملتان، پاکستان)

**پیشکش: جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ: +923366141064**

# کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستَطرَف، ج1، ص40، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)


نام کتاب : علمی تحریرات

مؤلف : مولانا ارسل عطّاری

صفحات : 71

اشاعت اوّل: جون 2024ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ


+923366141064

# فہرست

# علم و متعلقات علم

## علم کی تقسیم باعتبار حصول علم

شرعی طور پر حصول علم کی چھ قسمیں ہیں:

1۔ فرض علم: وہ علم جس کا حاصل کرنا شرعی طور پر ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جیسے عقائد کا علم، اسلام کے بنیادی ارکان کا علم، فرائض واجبات کا علم، حلال و حرام کا علم وغیرہ۔

2۔ فرض کفایہ: وہ جس کا حاصل کرنا شرعاً فرض کفایہ ہو یعنی جس کا حاصل کرنا اور بجالانا ضروری تو ہو لیکن ہر فرد پر نہیں بلکہ کچھ لوگ بھی کرلیں تو فرض ادا ہو جائے گا جیسے علم لغت، علم طب، وراثت کا علم، ناسخ و منسوخ کا علم وغیرہ

3۔ مستحب علم: ایسا علم جس کا حاصل کرنا شرعاً افضل و مستحب ہو جیسے علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر نظر رکھنا، تفقہ فی الفقہ وغیرہ کا علم۔

4۔ مباح علم: وہ علم جس کا حاصل کرنا مباح و جائز ہو جیسے وہ اشعار جن میں نہ کسی مسلمان کی ہجو (مذمت) ہو اور ہر وہ دنیاوی علم جس میں شرعاً قباحت نہ ہو۔

5۔ مکروہ علم: وہ علم جس کا حاصل کرنا مکروہ و ناجائز ہو جیسے عشقیہ اشعار کا علم جن میں عورتوں کا حسن بیان کیا جائے یا مسلمان کی ہجو بیان کی جائے یا جن میں ہجر و وصال اور شباب و کباب کی باتیں ہوں۔

6۔ حرام علم: ہر وہ علم جس کا حصول حرام ہو جیسے فلسفہ کا وہ علم جس میں عالم کے قدیم ہونے، خدا کا انکار کرنے، آسمانوں کے وجود کا انکار کرنے اور دیگر کفریات و

محرمات کی تعلیم دی جاتی ہو لیکن اگر کوئی شخص اپنے اسلام کی پختگی کے ساتھ ان کا رد کرنے کے لیے اور لوگوں کو ان کی گمراہی سے بچانے کے لیے اس علم کو حاصل کرے تو جائز ہے۔ اور اس طرح شعبدہ بازی، جادو وغیرہ کا علم حاصل کرنا حرام ہے۔(کنز التعریفات، صفحہ 21،22)

## علم چاہیے یا بادشاہت؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم اور مال میں اختیار دیا گیا کہ بادشاہت و مال لو یا علم اختیار کرو۔ آپ علیہ السلام نے علم اختیار کیا ملک و مال بھی حاصل ہوا۔(فیضان علم و علماء، صفحہ 25)

## علم اور علماء کے پندرہ فضائل

1۔ایک ساعت علم حاصل کرنا ساری رات قیام کرنے سے بہتر ہے۔

2۔ علم عبادت سے افضل ہے۔

3۔ علم اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے۔

4۔ علماء زمین کے چراغ اور انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

5۔ مرنے کے بعد بھی بندے کو علم سے نفع پہنچتا رہتا ہے۔

6۔ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

7۔ علم کی مجالس جنت کے باغات ہیں۔

8۔ علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کیلئے اللہ پاک جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

9۔ قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔

10۔ عالم کیلئے ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

11۔ علماء کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔

12۔ علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

13۔ اہل جنت، جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے۔

14۔ علماء آسمان میں ستاروں کی مثل ہیں جن کے ذریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پائی جاتی ہے۔

15۔ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد علماء شفاعت کریں گے۔

(ماہنامہ فیضان مدینہ، ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ، صفحہ 5)

## تلاش علم میں پوری زمین کا سفر

امام مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تلاش علم میں، میں نے پوری زمین کا سفر کیا۔ (عاشقان حدیث کی حکایات، صفحہ 66)

## علم الیقین اور عین الیقین

علم الیقین اور عین الیقین علم کی دو قسمیں ہیں:

علم الیقین اور عین الیقین کے علاوہ ایک تیسری قسم بھی ہوتی ہیں جسے حق الیقین کہتے ہیں۔

یہ مراتب کے اعتبار سے علم کی اقسام ہیں:

کسی شے کے بارے میں معلومات ملے، تو اسے علم الیقین کہتے ہیں۔

کسی شے کا مشاہدہ ہو تو اسے عین الیقین کہتے ہیں۔

کسی شے کا تجربہ حاصل ہو جائے تو اسے حق الیقین کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر

ہمیں پتہ چلے کہ فلاں جگہ آگ لگی ہوئی ہے تو یہ علم الیقین ہے۔

ہم وہاں پر گئے ہمیں بھڑکتے ہوئے شعلے نظر آرہے ہیں تو یہ عین الیقین ہے۔

ہم اس کے قریب گئے اور ہمیں اس کی تپش (heat) محسوس ہوئی تو یہ حق الیقین ہے۔

یہ علم کے درجات و مراتب کے اعتبار سے ایک تقسیم ہے اسے مختلف چیزوں پر لاگو (Implement) کیا جاسکتا ہے۔ (علم کی باتیں، جلد2، صفحہ 35)

## علم فقہ کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس، قاسم النعم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی عبادت کسی بھی ایسی چیز سے نہیں کی جاسکتی جو فقہ سے افضل ہو۔ (یعنی دین میں غور و فکر کرنا سب سے افضل عبادت ہے)۔ (شعب الایمان، حدیث 1671)

افضل عبادت: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: افضل العبادۃ الفقہ یعنی افضل عبادت فقہ ہے۔

(معجم کبیر، جلد:3، حدیث 70)

# کتاب کی تعظیم

تعظیم علم میں کتاب کی تعظیم کرنا بھی شامل ہے لہذا طالب علم کو چاہیے کبھی بھی بغیر طہارت کے کتاب کو ہاتھ نہ لگائے۔ حضرت سیدنا شیخ شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت نقل کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح میں نے کبھی بغیر وضو کے کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔

حضرت سیدنا امام سرخسی کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کا پیٹ خراب ہو گیا آپ کی عادت تھی کہ رات کے وقت کتابوں کی تکرار اور بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے پس ایک رات پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آپ کو 17 بار وضو کرنا پڑا کیونکہ آپ بغیر وضو کے تکرار نہیں کیا کرتے تھے۔

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین کو وضو سے محبت اس وجہ سے تھی کہ علم نور ہے اور وضو بھی نور پس وضو کرنے سے علم کی نورانیت مزید بڑھ جاتی ہے۔(راہ علم، صفحہ 33)

## امام ابن جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کا شوق علم دین

علم کے شوق کے حوالے سے مشہور محدث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ کے حالات پڑھیے اور دیکھئے کہ علم کا شوق دل میں کیسے گھر کر لیتا ہے اور یہ کیفیت ہو جاتی:

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

علامہ ابن جوزی خود اپنے حالات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی راستہ میں بچوں کے ساتھ زور سے ہنسا ہوں مجھے یاد ہے کہ میں چھ سال کی عمر میں مکتب میں داخل ہوا۔

سات سال کی ابھی عمر تھی کہ میں جامع مسجد کے سامنے میدان میں چلا جایا کرتا تھا، وہاں کسی مداری یا شعبدہ باز کے حلقہ میں کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے کے بجائے محدث کے درس حدیث میں شریک ہوتا وہ حدیث کی، سیرت کی جو بات کہتے وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی۔ گھر آ کر اس کو لکھ لیتا۔

دوسرے لڑکے دجلہ کے کنارے کھیلا کرتے تھے اور میں کسی کتاب کے اوراق لے کر کسی طرف نکل جاتا اور الگ تھلگ بیٹھ کر مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔

میں اساتذہ اور شیوخ کے کے حلقوں میں حاضری دینے میں اس قدر جلدی کرتا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھولنے لگتی تھی، صبح و شام اس طرح گزرتی کہ کھانے کا کوئی انتظام نہ ہوتا۔ (علم و علماء کی اہمیت، صفحہ 28)

## تعارض اور تطبیق کیلئے چند ضروری قواعد

**اصول نمبر 1:** جب نفی اور ثبوت کی احادیث میں تعارض پیدا ہو جائے تو تعارض کے وقت ترجیح ثبوت کو ہوتی ہے۔

**اصول نمبر 2:** جب حضور علیہ السلام کے قول و فعل شریف میں تعارض معلوم ہو تو قول کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ فعل میں احتمال ہے کہ وہ آپ کی خصوصیات میں سے ہو۔

**اصول نمبر 3:** جب جہر و اخفاء میں تعارض ہو تو اخفاء کی روایات کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ دن کی نمازوں میں اخفاء اصل ہے۔

**اصول نمبر4:** شرعی ضابطہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں امر یعنی حکم بھی ہو اور نہی یعنی ممانعت بھی ثابت ہو تو نہی کو فوقیت حاصل ہو گی۔(التطبیقات، جلد اول، صفحہ 24)

## محالِ عادی اور محالِ شرعی میں فرق

**محال عادی:** وہ شے جس کا پایا جانا عادت کے طور پر ناممکن ہو اسے محال عادی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی ایسے شخص کا ہوا میں اڑنا، جس کو عادۃً اڑتے نہ دیکھا گیا ہو۔

**محال شرعی:** وہ شے جس کا پایا جانا شرعی طور پر ناممکن ہو، اسے محال شرعی کہتے ہیں۔ مثلاً کافر کا جنت میں داخل ہونا وغیرہ۔(بہار شریعت، جلد 1، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

## مباہلہ کیا ہے

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مباھلہ یہ ہے کہ دو فریق جمع ہو کر اپنا اپنا دعویٰ بیان کریں اور ہر فریق دعا کرے کہ ان دونوں میں جو جھوٹا ہو اس پر لعنتِ الٰہی ہو یہ جائز ہے۔

مباھلہ ہر اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اپنے قول کی حقانیت (سچائی) پر یقین قطعی ہو مشکوک یا مظنون گمان بات پر مباھلہ سخت جراءت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد21، صفحہ 189)

## تفسیرِ جلالین میں تفسیری عبارت کی ترکیب کرنے کا طریقہ

تفسیر جلالین میں موجود تفسیری عبارت کی ترکیب کرنے کے دو طریقے ہیں:

1: تفسیری عبارت میں کلمات کی وضاحت کی جاتی ہے وہ صرف، نحو، مرادی معنی، آسان معنی کے ساتھ ہوتی ہے۔

تو جہاں کلمات کی وضاحت کی جاتی ہے تو اس تفسیری عبارت کی الگ سے ترکیب کی جاتی ہے۔ مثال: سورۃ البینہ میں ہے:

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ (للبیان) اَهۡلِ الۡکِتٰبِ

اب مذکورہ مثال میں تفسیری عبارت للبیان کلمہ مِنۡ کی وضاحت کر رہی ہے تو اس کی ترکیب الگ ہو گی یعنی کہ للبیان جار مجرور ہو کر کسی محذوف کے متعلق ہو کر خبر بنے گی اور اس کا مبتدا "ھی" محذوف ہو گا۔

2: تفسیری عبارت میں محذوفات کو ذکر کیا جاتا ہے یعنی کہ فاعل، مفعول، مضاف، موصوف وغیرہ وغیرہ جب یہ صورت ہو تو اس تفسیری عبارت کی کلام پاک سے ملا کر ترکیب کی جائے گی۔ مثال: سورۃ البینہ میں ہی ہے:

یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ (من الباطل)

اب مذکورہ مثال میں مِن الباطل یہ محذوف عبارت ہے اس کی ترکیب کلام پاک سے ملا کر کی جائے گی۔

## ہر مسئلے کا جواب دینا عقل مندی نہیں

ہر مسئلے کا جواب دینا دانشمندی نہیں بلکہ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے اگرچہ

مسئلہ معلوم ہو تب بھی ہر مسئلے کا جواب نہیں دینا چاہیے۔ کہ بعض اوقات کسی مسئلہ کا بیان کرنا مصلحت کے خلاف ہوتا ہے اس کی بہت سی صورتیں ہیں بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ حقیقتِ حال وہ نہیں ہوتی جو بتائی جاتی ہے۔

ایسی صورت میں اگر مسئلہ کا جواب دیں گے تو اس مسئلہ کو کسی شخص کے خلاف غلط استعمال کیا جائے گا۔

اسی طرح کسی مشہور و معروف عالم دین یا کسی ادارے کے نام پر جواب نہ دیا جائے کہ بعض اوقات اس طرح بھی اس مسئلہ کو غلط استعمال کیا جاتا ہے۔

اس طرح کی اور بھی صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں جواب نہ دینا بہتر ہے۔ اسی لیے حضرت عبد اللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے: جو کوئی ہر مسئلہ میں فتویٰ دیتا ہے وہ دیوانہ ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ہے فتوے پر جو جتنا زیادہ جری ہوتا ہے اس کا علم اتنا ہی کم ہوتا ہے۔ (آدابِ فتویٰ، صفحہ 72 تا 73)

## صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوقِ مطالعہ

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں نے شامی اور عالمگیری کا پانچ بار مطالعہ کیا ہے اور کنز الدقائق کی شروح البحر الرائق، النہر الفائق، تبیین الحقائق کا دو بار اور ہدایہ اور اس کی تمام شروح بشمول بنایہ ایک بار اور ان کے علاوہ پچاس کتبِ فقہ کا بالاستیعاب بغور مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتابیں مختصر نہیں ہیں بلکہ ان میں صرف مبسوط امام سرخسی کی تیس جلدیں ہیں۔

(از مقالاتِ شارح بخاری، جلد 3، صفحہ 425)

## امام محمد علیہ الرحمہ کی تصنیف (المبسوط) کا مختصر تعارف

علم فقہ میں یہ امام محمد کی سب سے ضخیم تصنیف ہے۔

یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں دس ہزار سے زیادہ مسائل مذکور ہیں۔

اس کتاب کے متعدد نسخے ہیں، مشہور نسخہ وہ ہے جو ابو سلیمان جوزجانی سے مروی ہے۔

امام شافعی نے اس کتاب کو حفظ کر لیا تھا۔

ایک غیر مسلم اہلِ کتاب اس کو پڑھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔

مصر اور استنبول کے کتب خانوں میں اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔

(تذکرۃ المحدثین، صفحہ 148)

## دنیا کی سب سے بڑی کتاب

پہلے لوگ وقت کے قدردان تھے وقت کی قدردانی ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ ابن عقیل نے علامہ ابن الجوزی کے مطابق مختلف فنون میں کئی کتابیں لکھی۔

ان کی سب سے بڑی تصنیف الفنون ہے اس میں وعظ و نصیحت، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، اصول دین، نحو، لغت، شعر، تاریخ، حکایات، مناظرے اور دل کے خیالات وواردات سب کچھ ہے۔

اور یہ کتاب 800 جلدوں پر مشتمل تھی کہا جاتا ہے کہ دنیا میں اس سے بڑی کتاب نہیں لکھی گئی اس عظیم تصنیف کے مصنف کا جب انتقال ہوا تو بدن کے کپڑوں

اور علم کی کتابوں کے سوا تر کہ میں کچھ اور مال و متاع نہ تھا۔(ہر واقعہ بے مثال، صفحہ 47)

## مسلمان مصنفین

امام محمد علیہ الرحمہ کی تالیفات ایک ہزار کے قریب ہیں۔

ابن جریر علیہ الرحمہ نے زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار اوراق لکھے۔ علامہ باقلانی نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار اوراق لکھے۔

امام غزالی علیہ الرحمہ نے 78 کتابیں لکھی جن میں یاقوت التاویل 40 جلدوں میں ہے۔

مشہور محدث ابن شاہین علیہ الرحمہ نے تحریر حدیث اور دیگر تصانیف میں صرف روشنائی اس قدر استعمال کی کہ اس کی قیمت 700 درھم بنتی تھی۔(ہر واقعہ بے مثال، صفحہ 44)

## امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شان و شوکت

امام ابوداؤد سجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے 200 بزرگ علماء سے ملاقات کی لیکن ان میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ عظیم محدث امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں: میں نے علم کے مختلف فنون میں امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہ دیکھا اور جس طرح آزمائش کی گھڑی میں آپ ثابت قدم رہے کوئی اور نہ رہا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے استاد حضرت ہشیم رحمۃ اللہ علیہ سے جو کچھ سنا اسے ان کی زندگی ہی میں یاد کر لیا۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ (فیضانِ امام احمد بن حنبل، صفحہ 14)

## چرواہے کہلاتے ہو بھیڑیے نہ بنو

عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے۔

کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی و راہنما سمجھتے ہیں۔ وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے ہیں اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں۔ اور جب علماء کے ہی عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام کس طرح راہِ ہدایت پر چل سکتی ہے۔

اور کئی جگہ پر شاید یہ عالم کہلانے والوں کی بدعملی کا نتیجہ ہے کہ آج لوگ دیندار طبقے سے متنفر ہو رہے ہیں اور ان کے خلاف اپنی زبان طعن دراز کرتے ہیں۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ائمہ دین فرماتے ہیں: اے گروہِ علماء! اگر تم مستحبات چھوڑ کر مباحات کی طرف جھکو گے تو عوام مکروہات پر گریں گے اگر تم مکروہ کرو گے تو عوام حرام میں پڑیں گے اگر تم حرام کے مرتکب ہو گے تو عوام کفر میں مبتلا ہوں گے۔

یہ ارشاد نقل کرنے کے بعد فرمایا: بھائیو! للہ اپنے اوپر رحم کرو! اپنے اوپر رحم نہ کرو تو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم کرو۔ چرواہے کہلاتے ہو بھیڑیے نہ بنو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ:132-133)

## علم کے ذریعے خود کو طلاق سے بچالیا

منقول ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سیڑھی پر چڑھتے دیکھ کر کہا: تم سیڑھی

پر چڑھو، اترو یارک جاؤ تینوں صورتوں میں تمہیں طلاق ہے بیوی نے خود کو سیڑھی سے نیچے گرالیا۔ یہ دیکھ کر شوہر نے کہا میرے ماں باپ تم پر قربان! اگر سیدنا امام مالک رحمہ اللہ انتقال فرما جائیں تو اہل مدینہ اپنے احکام میں تمہارے محتاج ہو جائیں۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، صفحہ 70)

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث دانی

محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں نے آسمان کے نیچے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی حدیث کا عالم اور حافظ نہیں دیکھا یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ جس حدیث کو امام بخاری نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، صفحہ 76)

## ستر غزوات میں شرکت سے افضل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک امر اور نہی (حلال و حرام) کے بارے میں علم کا ایک باب جاننے والا میرے نزدیک اللہ پاک کی راہ میں 70 غزوات میں شرکت کرنے والے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (علم و علماء کی اہمیت، صفحہ 101)

## کتاب، باب اور فصل کسے کہتے ہیں؟

**کتاب:** لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ، خط، رسالہ۔

**باب:** کتاب کا ایک حصہ جس میں ایک جنس کے مسائل مذکور ہوں۔

**فصل:** کتاب کے باب کے تحت مندرج ایک حصہ۔(القاموس الوحید ملتقطا)

## صحیح بخاری کا مکمل نام

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسننہ وایامہ

## کسی بھی کتاب میں مشکل مقام کو حل کرنے کا عمل

اگر دورانِ مطالعہ کوئی ایسا مقام آجائے جو انتہائی مشکل ہو اور باوجو کوشش کے کسی طرح حل نہ ہو تو یہ شعر 119 مرتبہ پڑھیں پھر مطالعہ کریں ان شاءاللہ وہ مقام حل ہو جائے گا۔ وہ شعر یہ ہے:

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

(اور آنسو کو بہا اس آنکھ سے جو حرام چیزوں کے مشاہدہ سے پُر ہو چکی ہے، اور شرمندہ ہو کر ایسے افعال سے پرہیز کو لازم پکڑ)(قصیدہ بردہ سے روحانی علاج، صفحہ 7)

# احکامات شرعیہ و متعلقات

## صدقہ فطر کا شرعی حکم و ثبوت

**شرعی حکم:** صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادانہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادانہ کرنے سے ساقط نہ ہو گا اور اب ادا کرنا قضا نہیں کہلائے گا بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون نماز عید سے قبل ادا کرنا ہے۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ، پنجم، صفحہ، 935)

**صدقہ فطر کا ثبوت:** 1: ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب الزکوۃ، باب ماجاء فی صدقۃ الفطر، الحدیث: 674)

**صدقہ فطر ادا کرنے کا مقصد:** 2: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکاۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور مساکین کی خوراک ہو جائے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الفطر، الحدیث:1609)

**صدقہ فطر کی اہمیت:** 3: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا، جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ (تاریخ بغداد، جلد9، صفحہ:122)

## ننگے سر نماز پڑھنا واجب

کس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے؟

الجواب: مرد کو حالت احرام میں ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے۔

(عجائب الفقہ، صفحہ 125)

## غسل میں ایک ہی فرض

وہ کون سا غسل ہے جس میں صرف ایک ہی فرض ہے؟

وہ غسل میت کا ہے جس میں پورے بدن پر پانی بہانا صرف یہی ایک فرض ہے۔

(عجائب الفقہ، صفحہ 59)

## شرعی احکام مسلمان کیلئے بارش کی مثل ہیں

اللہ کی شان ہے کہ شرعی احکام اور قرآنی آیتیں مسلمانوں کے ایمان کو قوی کریں لیکن ان سے کفار کا کفر بڑھے جیسا کہ بارش کا پانی گندگی پر پڑ کر اس کو زیادہ پھیلا دیتا ہے مگر پاک چیزوں پر پڑ کر ان کو اور بھی صاف کر دیتا ہے۔(تفسیر نعیمی، صفحہ: 136)

## زکوٰۃ کی مثال کنوئیں کی سی ہے

یہ قدرتی بات ہے کہ خرچ کرنے سے چیز بڑھتی ہے اگر عالم اپنا علم خرچ نہ کرے تو اس سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اگر کنویں سے پانی خرچ نہ کیا جائے تو پانی گندہ ہو جائے گا اگر درختوں کی شاخیں نہ کاٹی جائیں تو ان میں آئندہ پھل کم آئیں گے۔ اس طرح اگر مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو اس مال کی ترقی رک جائے گی۔(تفسیر نعیمی جلد 1 صفحہ 110)

## آخرت میں دیدار الٰہی سے متعلق اہل سنت کا عقیدہ

یاد رکھیں اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ مومنوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اہلسنت کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث، اجماعِ صحابہ اور اکابر بزرگانِ دین کے کثیر دلائل سے ثابت ہے۔ دیدار الٰہی کے قرآن پاک سے تین دلائل:

1: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: کچھ چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔(سورۃ القیامہ، آیت نمبر: 22،23)

2:اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: بھلائی والوں کیلئے بھلائی ہے اور اس بھی زائد۔(سورۃ یونس، آیت نمبر:26) صحاح ستہ کی بہت سی حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادت سے مراد دیدار الٰہی ہے۔

3:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں عرض کی:﴿رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ﴾ اے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں-اس پر انھیں جواب ملا "لَنْ تَرٰىنِیْ "تو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔(سورۃ الاعراف، آیت نمبر:143)

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیدار ناممکن ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عارف باللہ ہیں، اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہر گز سوال نہ فرماتے اس سے ثابت ہوا کہ دیدار الٰہی ممکن ہے۔دیدار الٰہی کے احادیث سے تین دلائل:

احادیث بھی اس بارے میں بکثرت ہیں، ان میں سے تین درج ذیل ہیں:

1: مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں ؟ وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کیے ؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر پردہ اٹھایا جائے گا تو وہ دیدار الٰہی انھیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المومنین فی الآخرۃ ربھم سبحانہ وتعالیٰ، الحدیث:297)

2: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے رب عزوجل کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اس کو دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کروگے۔ (بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العصر، الحدیث:554)

3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے ربّ عزوجل کو دیکھیں گے۔؟ ارشاد فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے ؟ عرض کی نہیں - ارشاد فرمایا چودھویں رات کو جب بادل نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں صرف اتنی تکلیف ہوگی جتنی تکلیف تم کو سورج یا چاند دیکھنے سے ہوتی ہے۔ (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث:2968)

ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ آخرت میں دیدار الٰہی مومنیں کیلئے شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

## نذر کا ایک مسئلہ اور ماں کی شان

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما

سے روایت ہے: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ پاک آپ پر مکہ کھول دے یعنی فتح ہو جائے تو میں بیت اللہ شریف کے پاس جا کر اس کو نچلی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی ماں کے قدم چوم لے تیری نذر پوری ہو جائے گی۔(ماں تسکین جاں، صفحہ 31)

## تراویح کے متعلق چند شرعی احکام

**سوال:** کیا تراویح پڑھنا مرد و عورت دونوں کیلئے ضروری ہے؟

**جواب:** تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔(فیضانِ فرض علوم، جلد اول، صفحہ 263)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: میری سنت اور سنتِ خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔(جامع الترمذی، حدیث: 2685)اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔(بہار شریعت، جلد اول، حصہ 4، صفحہ، 688)

**سوال:** تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

**جواب:** جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث اور آثارِ صحابہ سے ثابت ہے۔(الدرالمختار وردالمختار، جلد2، صفحہ 599)

**سوال:** تراویح کا وقت کیا ہے؟

**جواب:** اس کا وقت فرضِ عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے، وتر سے پہلے بھی

ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔(الدر المختار وردالمحتار، جلد2، صفحہ 597)

**سوال:** اگر تراویح فوت ہو جائے، تو کیا بعد میں ان کی قضا کرنی ہو گی؟

**جواب:** اگر فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل ہیں۔(الدر المختار وردالمحتار، جلد2، صفحہ 598)

**سوال:** تراویح کی بیس رکعتیں کتنے سلاموں کے ساتھ پڑھنی ہیں؟

**جواب:** تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔(الدر المختار وردالمحتار، جلد2، صفحہ 599)

**سوال:** تراویح میں قرآن ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ (الدر المختار وردالمحتار، جلد2، صفحہ 601)

**سوال:** ترویحہ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں

پڑھیں، اسے ترویحہ کہتے ہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 115)

**سوال:** ترویحہ میں کیا کرنا چاہیے؟

**جواب:** اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے۔ یا یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (غنیۃ المتملی، صفحہ 404)

**سوال:** تراویح میں جماعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** تراویح میں جماعت سنتِ کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 116)

**سوال:** خوش خوان کو امام بنانا چاہیے یا درست خوان کو؟

**جواب:** غلط پڑھنے والے خوش خوان کو امام بنانا نہ چاہئیے بلکہ درست خوان کو بنائیں۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 116)

افسوس صد افسوس کہ اس زمانے میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو

ایسا پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انھیں دیکھیے تو حروف صحیح ادا نہیں کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط، وغیرہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 691)

**سوال:** حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا کیسا؟

**جواب:** آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے، بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے، اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ ہاں اگر کہہ دے کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں۔(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 692)

**سوال:** اگر عشاء یا تراویح بغیر جماعت سے پڑھیں، تو کیا وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

**جواب:** اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے اور اگر عشاء تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔(الدر المختار ورد المحتار، جلد 2، صفحہ 603)

## ایک قلم سے لکھنا جائز نہیں

وہ کون سا قلم ہے جس سے لکھنا جائز نہیں؟

جس قلم کی نب سونا، چاندی کی ہو اس سے لکھنا جائز نہیں۔(عجائب الفقہ، صفحہ، 208)

## حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب پر ایک عقلی دلیل

اللہ پاک نے ہر بات لوحِ محفوظ میں لکھی۔ تو ایک سوال پیدا ہوتا ہے رب تعالیٰ نے ہر بات لوحِ محفوظ میں کیوں لکھی؟

لکھنا تو اپنی یاداشت کیلئے ہوتا ہے کہ کہیں بھول نہ جائیں یا پھر دوسروں کو بتانے کیلئے لکھا جاتا ہے۔

رب تعالیٰ تو بھول سے پاک ہے لہذا رب نے دوسروں کیلئے لکھا اور حضور علیہ السلام دوسروں سے اب سے زیادہ محبوب ہیں پتہ چلا کہ وہ لکھنا حضور علیہ السلام کیلئے تھا۔(ماخوذ از جاء الحق، صفحہ 73)

## گستاخ رسول کی سزا

آقائے نامدار، سرور کونین، محبوب رب العالمین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ سی گستاخی کرنے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔

دلائل وجوبِ قتل:

**حدیث نمبر 1:** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نبی کو گالی دی تو اسے قتل کر دو اور جس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی تو اسے مارو۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ)

**حدیث نمبر 2:** حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ابن خطل اور اس کی ان دونوں باندیوں کو قتل کرنے کا حکم دیا جو آپ کو گانے میں گالیاں دیا کرتی تھیں۔(دلائل النبوۃ للبیھقی)

**حدیث نمبر3:** روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو میرے دشمن کو مجھ سے کفایت کرے اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں حاضر ہوں چنانچہ وہ اس سے لڑے اور انھوں نے اس کو قتل کر دیا۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، جلد 2، صفحہ 239 تا 240)

## جہاد کی اقسام

جہاد کی تین اقسام ہیں:

1۔ کفار کے ساتھ جہاد اور یہ ظاہری جہاد ہے ۔ اللہ پاک کا فرمان ہے :
﴿یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہ﴾(المائدہ:54)

2۔ جھوٹے لوگوں کے ساتھ علم اور دلائل سے جہاد کرنا۔اللہ پاک کا فرمان ہے:
﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ (النحل:125)

3۔ برائیوں کی طرف لے جانے والے سرکش نفس سے جہاد کرنا۔اللہ پاک کا فرمان ہے:﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾(العنکبوت:69)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:افضل الجهاد جهاد النفس سب سے بہترین جہاد نفس کے ساتھ جہاد ہے۔(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 75)

## آمین سے متعلق شرعی مسائل

1: یہ قرآن مجید کا کلمہ نہیں ہے۔

2: نماز کے اندر اور باہر جب بھی سورۃ فاتحہ ختم کی جائے آمین کہنا سنت ہے۔

3: احناف کے نزدیک نماز میں آمین بلند آواز سے نہیں بلکہ آہستہ کہی جائے گی۔(صراط الجنان، جلد 1، صفحہ :55)

## تیراکی کرنا سنت ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیراکی فرمانا ثابت ہے۔( معجم الکبیر للطبرانی)

لیکن آپ علیہ السلام کے ایک آدھ عمل کو سنت نہیں کہا جاتا، ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ترغیب دی۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بارہا تیراکی کی ہے۔ تو یوں مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ تیراکی کرنا سنت ہے۔(علم کی باتیں، جلد 2، صفحہ 29)

# محبت رسول اور شان صحابہ واولیاء

## محبت اور عشق فرق

محبت نام ہے پسندیدہ چیز کی طرف میلانِ طبع کا، اگر یہ میلان شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔

اس میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ عاشق محبوب کا بندہ بے دام بن جاتا

ہے اور مال و دولت اس پر قربان کر دیتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 98)

## محبت کی ابتداء اور انتہاء

جب حضرت منصور حلاج کو قید میں اٹھارہ دن گزر گئے تو حضرت شبلی نے ان کے پاس جاکر دریافت کیا محبت کیا ہے؟ منصور نے جواب دیا:

آج نہیں کل یہ سوال پوچھنا جب دوسرا دن ہوا اور ان کو قید سے نکال کر مقتل کی طرف لے گئے تو وہاں منصور نے شبلی کو دیکھ کر کہا: محبت کی ابتداء جلنا اور انتہاء قتل ہو جانا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 73)

## صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان

تابعین سے لے کر قیامت تک آنے والا بڑے سے بڑا آدمی بھی کسی صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ صحابہ کرام کی فضیلت صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور وحی کا زمانہ پانے کی وجہ سے تھی۔

اگر ہم میں سے کوئی 1000 سال عمر پائے اور تمام عمر اللہ پاک کی فرمانبرداری کرے اور نافرمانی سے بچے، بلکہ اپنے وقت کا سب سے بڑا عابد بن جائے تب بھی اس کی عبادت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے ایک لمحے کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔(المفاتیح فی شرح المصابیح، 6/286)

غیر صحابی کا احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنا صحابی کے تھوڑے سے جَو صدقہ کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ حدیث پاک میں ہے:

میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا

خیرات کرے، تو ان کے ایک مُد تو کیا آدھے مُد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔( صحیح البخاری، حدیث:3673)

مُد کی وضاحت: مُد ایک قدیم پیمانے کا نام ہے۔ اس کے وزن کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ شوافع اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وزن آدھے پیالے کے برابر ہے۔ اہل عراق اور احناف اسے دو رطل (ایک سیر ) کے برابر مانتے ہیں۔(فضائل الصحابہ: 14)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال ۔یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بد مزہ ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ نہ ہوتے تو دوسرے لوگ بھی خاص مقام نہ رکھتے ۔(فضائل الصحابہ:17)

حضرت مالک بن دینار کا قول ہے: زبردست جادوگر سے بچو، جو علماء کے دلوں پر بھی جادو چلا دیتی ہے اور فرمایا گیا، وہ جادوگر دنیا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، 272)

## خلیفہ اول

حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص خاموشی کو اپنا وطن (عادت) نہ بنائے وہ خاموشی کے باوجود بیکار کام کر رہا ہے اور خاموشی زبان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دل اور اعضاء کی خاموشی بھی ضروری ہے۔(رسالہ قشیریہ، صفحہ 244)

## حضرت عبد اللہ بن عمر اور عشق رسول

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے منبر شریف پر

جس جگہ آپ بیٹھتے تھے، خاص اس جگہ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر مسح کیا کرتے تھے۔(الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، جلد2، صفحہ 57)

## محبت مولیٰ علی اور سایہ عرش

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ مدینہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بشارت نشان ہے:

بروز قیامت سب سے پہلے عرش کا سایہ پانے والوں کیلئے خوشخبری ہے، عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی جو لوگ تمہاری پیروی کرتے اور تم سے محبت کرتے ہیں۔(الفردوس بماثور الخطاب، الحدیث 3576)

## امام حسن و حسین کی شان

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الحسن منی والحسین من علیٍّ یعنی حسن میرا ہے اور حسین علی کا ہے۔(تاریخ دمشق)

شرحِ حدیث: اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑا بیٹا دادا نانا کا ہوتا ہے چھوٹا بیٹا باپ کا، یہ تقسیم اظہارِ کرم کیلئے ہے۔(مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 479)

## صحابہ کرام کا مبارک بالوں کیلئے طواف کرنا

صحیح مسلم میں ہے:عن انس ، قال : لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، والحلاق یحلقه ، واطاف به اصحابه ، فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حلق کرنے والا آپ کا حلق کر رہا تھا (یعنی سر مبارک کے بال اتار رہا تھا) اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد طواف کر رہے تھے یعنی گھوم رہے تھے وہ سب یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بال مبارک کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی گرے۔(خطبات ربیع النور، صفحہ:77)

## محبت رسول اور امام احمد بن حنبل

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی محبت ایمان کا جزو ہے اگر کسی کا دل حضور علیہ السلام کی نفسِ محبت سے خالی ہو تو اس میں نفسِ ایمان نہیں ہوتا اور اگر کمالِ محبت سے خالی ہو تو اس میں کمالِ ایمان نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا دل محبت رسول سے معمور اور دماغ خوشبوئے رسالت سے مہکتا رہتا تھا۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل کے پاس حضور علیہ السلام کا ایک موئے مبارک تھا،، وہ اس مقدس بال کو اپنے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیتے تھے۔ کبھی آنکھوں سے لگاتے، اور کب کبھی بیمار ہوتے تو اس مبارک بال کو پانی میں ڈال کر اس کا غسالہ پیتے اور شفا حاصل کرتے۔(تذکرۃ المحدثین، صفحہ 133)

## اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

آپ رحمۃ اللہ علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ تھے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعتیہ دیوان حدائق بخشش اس امر کا شاہد ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائی قلب سے نکلا ہوا ہر مصرعہ آپ کی سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پایاں عقیدت ومحبت کی شہادت دیتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی کسی دنیوی تاجدار کی خوشامد کیلئے قصیدہ نہیں لکھا۔ اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی غلامی کو دل وجان سے قبول کر لیا تھا اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا:

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

## سیرت مصطفیٰ پر کون سی کتاب پڑھی جائے؟

سیرت مصطفیٰ پر جو مختصر کتابیں ہیں ان میں دو اردو کی کتابیں خوبصورت ہیں ایک ایک جلد میں ہیں لیکن جامع ہیں:

سیرتِ مصطفیٰ۔ سیرت رسول عربی۔

اور اگر مفصل پڑھنی ہو تو پھر مدارج النبوت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جو سیرت کی کتاب ہے اس کا مطالعہ کیا جائے، اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔

اور بہت تفصیلی پڑھنا ہو تو سبل الھدیٰ والرشاد پڑھ لیں جو غالباً بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔(علم کی باتیں جلد2، صفحہ 31 از مفتی قاسم عطاری)

## مفعول مطلق

درج ذیل الفاظ عموماً افعال محذوفہ کیلئے مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں:

1: سبحان اللہ یعنی سبحت سبحان اللہ

2: معاذ اللہ یعنی عذت معاذ اللہ

3: ایضاً یعنی اض ایضاً

4: البتہ یعنی بتَّ البتة

5: مثلاً یعنی مثَّلتُ مثلاً

6: یقیناً یعنی تیقَّنتُ یقیناً۔ (نصاب النحو، صفحہ، 101)

## فاعل منصوب اور مفعول مرفوع

سوال: وہ کون سی صورت ہے کہ فاعل منصوب اور مفعول مرفوع ہو سکتا ہے؟

جواب: جب صورۃً اور معنیً التباس کا خوف نہ ہو تو کبھی فاعل کو نصب اور مفعول کو رفع دے دیا جاتا ہے۔ جیسے

اہل عرب کا قول ہے: خرق الثوب المسمار یعنی کیل نے کپڑے کو پھاڑ دیا۔

یہاں الثوب کو مرفوع پڑھا جاتا ہے اور المسمار کو منصوب حالانکہ المسمار فاعل ہے لیکن یہ صورت سماع پر ہی موقوف ہے اس پر غیر کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ (نحوی پہلیاں، صفحہ 76)

## دائماً کی ترکیب

دائماً کی ترکیب کے دو طریقے ہیں:

1۔ دائماً اکثر موصوف زماناً کیلئے صفت بن کر ما قبل کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔ مثال:
اکل زید دائماً أی زماناً دائماً

2۔ کبھی کبھی ما قبل جملہ سے مصدر نکال کر دائماً اس کی صفت بن کر مفعول مطلق بنے گا۔ مثال: اکل زید دائماً أی اکلاً دائماً۔(200 مہم نحوی قاعدے)

## بصریین وکوفیین کا تعارف

**بصریین کا تعارف:** بصرہ ایک علاقہ کا نام ہے وہاں ایک مدرسہ تھا جس میں چند علماء رہتے تھے جو بعد میں بصریین کے نام سے مشہور ہوئے۔ جن میں سیبویہ، مبرد، یعقوب، اخفش، یونس، ابو اسحاق، علی بن عیسیٰ، زجاج اور خلیل رحمھم اللہ شامل ہیں۔

**کوفیین کا تعارف:** کوفہ بھی عراق کے ایک علاقہ کا نام ہے وہاں بھی ایک مدرسہ تھا جس میں چند علماء رہتے تھے جو بعد میں کوفیین کے نام سے مشہور ہوئے۔ جن میں امام کسائی، فراء، مازنی، اور حمزہ رحمھم اللہ شامل ہیں۔

## اَنْ ناصبہ و مثقلہ کا بیان

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى (سورۃ المزمل آیت نمبر:20)

**1: سوال:** اَنْ اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے لیکن اس آیت مبارکہ میں اَنْ کا مابعد مرفوع ہے وجہ بیان کریں؟

**الجواب:** اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اَنْ عَلِمَ کے بعد واقع ہو تو اس وقت ان نواصب مضارع میں سے نہیں ہو گا یعنی اپنے ما بعد کو وہ نصب نہیں دے گا اور ان

مثقلہ سے مخففہ ہو جائے گا۔

**2:سوال:** ان مثقلہ سے مخففہ کیسے ہوا؟

**الجواب:** عَلِمَ جو ہے وہ تحقیق یقین انکشاف اور ظہور کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اَنْ مخففہ بھی تحقیق کے لیے استعمال ہوتا ہے عَلِمَ بھی تحقیق کے لیے اور اَنْ مخففہ بھی تحقیق کے لیے جب استعمال ہوا تو اَنْ عَلِمَ کے بعد ہے تو وہ مخففہ ہو جائے گا ان ناصبہ نہیں ہو گا۔

اَنْ ناصبہ امید طمع کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن عَلِمَ امید طمع کے لیے استعمال نہیں ہوتا اسی وجہ سے ان اَنْ ناصبہ نہیں ہے اَنْ مخففہ ہے۔

اب یہاں اَنْ نصب نہیں دے گا جو اَنْ مخففہ کے بعد والے لفظ کی حالت ہے وہ اپنی اصلی حالت پر ہی رہے گا۔

اور اَنْ ناصبہ عَلِمَ کے مطابق نہیں آ رہا لیکن عَلِمَ کے بعد والا جو اَنْ ہے اس کا معنی اور عَلِمَ کا معنی ایک جیسا ہے تو عَلِمَ کے بعد والے اَنْ کو مخففہ کر دیا اَنْ مخففہ کا بھی وہی معنی ہے جو عَلِمَ کا معنی ہے۔

**3:سوال:** عَلِمَ کے بعد والا اَنْ ناصبہ نہیں ہے لیکن اَنْ کے ما بعد لفظ (یَکُوْنُ) کے ساتھ سین کیوں لگایا؟

**الجواب:** عَلِمَ کے بعد والا اَنْ جب مخففہ ہو گیا تو اَنْ اور بعد والے فعل کے درمیان فاصلے کی وجہ کے لیے سین یا سوف یا قد وغیرہ لگانا واجب ہے تا کہ پتہ چل جائے کہ یہ اَنْ مخففہ ہے اَنْ ناصبہ نہیں ہے اَنْ ناصبہ کے بعد والے فعل کے ساتھ کوئی

حرف نہیں لگایا جاتا اگر اَنْ مخففہ کے بعد والے فعل کے ساتھ سین یا سوف یا قد وغیرہ کے ساتھ فاصلہ نہ کیا جائے تو اَنْ مخففہ اور اَنْ ناصبہ کے درمیان فرق نہ ہو گا معلوم نہ ہو گا کہ اَنْ ناصبہ کون ہے اَنْ مخففہ کون ہے۔

**4:سوال:** اَنْ مخففہ تحقیق کے لیے اور اَنْ ناصبہ امید کے لیے اتا ہے مثال کے ساتھ واضح کریں؟

**الجواب:** اَنْ مخففہ تحقیق کے لیے اتا ہے۔ مثال: عَلِمْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ (میں نے جانا کہ وہ عنقریب کھڑا ہو گا) اس مثال میں اَنْ مخففہ ہے کیونکہ یہ عَلِمَ کے بعد آیا ہے۔

وضاحت:

عَلِمَ بھی تحقیق کے لیے آتا ہے اور اَنْ مخففہ بھی تحقیق کے لیے آتا ہے مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے جانا وہ کھڑا ہو گا یعنی مجھے علم ہو گیا کہ وہ کھڑا ہو گا اس کو اس کے کھڑے ہونے کا علم حاصل ہوا تب ہی تو اس نے کہا ہے مجھے علم ہے یعنی میں نے تحقیق کرلی ہے کہ وہ کھڑا ہو گا۔

ان ناصبہ امید کیلئے آتا ہے۔ مثال: اُرِیْدُ اَنْ تُحْسِنَ اِلَیَّ (میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو میرے ساتھ اچھا سلوک کرے)

اس مثال میں اَنْ ناصبہ ہے کیونکہ اس نے اپنے مابعد فعل کو نصب دیا ہے اور یہ اَنْ ناصبہ امید کے لیے آیا ہے۔

**وضاحت:** اس مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں تو میرے ساتھ اچھا سلوک کرے مطلب یہ کہ میں تم سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ تو میرے ساتھ اچھا سلوک

کرے گا میرے ساتھ برا سلوک نہیں کرے گا اب یہاں پر اَنْ ناصبہ میں کسی قسم کی تحقیق نہیں پائی جارہی نہ ہی انکشاف پایا جارہاہے لہذا یہاں پر اَنْ ناصبہ امید کے لیے آیا ہے۔

## لفظ خلافاً کی ترکیب

مقامِ اختلاف میں لفظ خلافاً، کو مخالفاً کی تاویل میں کر کے، ما قبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل یا نائب الفاعل سے حال بنائیں گے۔ جیسے: هَذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافاً لِلاَخْفَشِ

یہاں خلافاً، مسموعٌ کی ھو ضمیر سے حال واقع ہو گا۔

## ماضی کے مبنی ہونے کی وجہ

ماضی کا مبنی ہونا اس لیے ہے کہ اس میں موجب اعراب نہیں پائے جاتے اور موجب اعراب وہ ہے جن کی وجہ سے اعراب آتے ہیں اور وہ تین ہیں:

1: فاعلیت 2: مفعولیت 3: اضافت

اور یہ تینوں فعل ماضی میں نہیں پائے جاتے کیونکہ ماضی فعل ہے اور فعل میں یہ صفات نہیں ہوتیں بلکہ فعل کی وجہ سے اسماء میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں کہ وہ اسم کبھی فاعل اور کبھی مفعول صریحی اور کبھی بواسطہ حرفِ جر مفعول غیر صریحی واقع ہوتا ہے۔ (صرف کے دلچسپ سوالات، صفحہ 76)

## عَنْ کی صرفی تحقیق

عَنْ کون سا صیغہ ہے؟

صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف از باب فتح یفتح، مثالِ واوی۔

یہ اصل میں اِوْعَنْ بروزن اِفْعَلْ ہے، یَعِدُ یَضَعُ والے قانون سے واؤ کو حذف کر دیا اور ہمزہ اصلی کو استغناء(بے پرواہی، ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے) حذف کر دیا تو عَنْ ہو گیا۔

## اِہْ کی صرفی تحقیق

اِہْ کون سا صیغہ ہے؟

صیغہ واحد مذکر حاضر، فعلِ امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد از باب ضرب یضرب

یہ اصل میں اِوْئِیْ بروزن اِفْعِلْ ہے، وقف کی وجہ سے آخر سے یاء حذف کی تو اِوْءِ ہو گیا یَعِدُ یَضَعُ والے قانون سے واؤ کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی عدمِ ضرورت کی بنا پر حذف کر دی تو اِ ہو گیا آخر میں ہائے وقف لگائی تو اِہْ ہو گیا۔

## شٍ کی صرفی تعلیل

شٍ کون سا صیغہ ہے

صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف موکد بنون تاکید خفیفہ، ثلاثی مجرد، لفیفِ مفروق از باب ضرب یضرب۔

**مذکورہ صیغے کی تعلیل:**

یہ اصل میں اِوْشِیَنْ بروزن اِفْعِلَنْ تھا،، یَعِدُ یَضَعُ والے قانون سے واؤ کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی کو عدمِ ضرورت کی بنا پر حذف کر دیا تو شِیَنْ ہو گیا۔

یقول یبیع والے قانون سے یاء کی کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دی ماقبل کی

حرکت چھین لینے کے بعد شِیُنْ ہو گیا۔

پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا تو شِنْ ہو گیا پھر نون خفیفہ کو مشابہت کی وجہ سے تنوین کی صورت میں لکھ دیا تو شٍ ہو گیا۔

## ایک دلچسپ صیغہ

بِیْ بِیْ کون سا صیغہ ہے؟

صیغہ واحد مؤنث حاضر، فعل امر حاضر معروف، ثلاثی مجرد، اجوفِ یائی از باب ضرب یضرب۔

**مذکورہ صیغے کی تعلیل:** یہ اصل میں اِبْیِیْ تھا،، یقول یبیع والے قانون سے یاء کی کسرہ نقل کر کے ما قبل کو دی اور ہمزہ وصلی کو ما بعد کے متحرک ہونے کی وجہ سے حذف کیا تو بِیْ یعنی بِیْ بِیْ ہو گیا۔

## صرفی تحقیق

سُجَّدًا

صیغہ جمع مکسر، گردان اسم فاعل، از باب نصر ینصر، یہ سَاجِدٌ کی جمع مکسر ہے

زُلْفیٰ

صیغہ واحد مؤنث، گردان اسم تفضیل المؤنث، از باب نصر ینصر۔

بَعِیْداً

صیغہ واحد مذکر، گردان صفت مشبہ، از باب کرم یکرم۔

## تعلم التحدث باللغة العربية

## التعارف باللغة العربیہ

كيف حالك

آپ کا کیا حال ہے؟

انا بخيرو الحمدلله

میں خیریت سے ہوں۔

ما اسمك

آپ کا نام کیا ہے؟

اسمی ارسل

میرا نام ارسل ہے۔

من این انت

آپ کہاں سے ہیں؟

انا من ملتان

میں ملتان سے ہوں۔

كم عمرك

آپ کی عمر کتنی ہے؟

عمری ثمانية عشر سنة

میری عمر اٹھارہ سال ہے

ماذا يعمل ابوك

آپ کے ابو کیا کام کرتے ہیں؟

هو موظف حكومي

وہ سرکاری ملازم ہیں۔

كم اخاًلك

آپ کے کتنے بھائی ہیں؟

لي ثلاثة اخوة

میرے تین بھائی ہیں۔

اين تعيش عائلتك

آپ کا خاندان کہاں رہتا ہے؟

عائلتي تسكن في مدينة باكستان

میرا خاندان پاکستان کے شہر میں رہتا ہے

أمتزوج انت أم عزبٌ

آپ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ؟

انا عزب

میں غیر شادی شدہ ہوں۔

انا مسرور جدا بزيارتك ، برؤيتك

آپ سے مل کر میں بہت خوش ہوں

استاذنك الآن

میں اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں

وافقتك السلامة

سلامتی آپ کے ساتھ رہے۔

## التحدث من المدرسة

این تدرس؟ آپ کہاں پڑھتے ہو؟

ادرس فی المدرسة الفلانیة او فی الجامعة المدینة

میں فلاں مدرسے میں یا جامعۃ المدینہ میں پڑھتا ہوں۔

این تقع هذه المدرسة؟ یہ مدرسہ کہاں واقع ہے۔

تقع هذه المدرسة فی مدینة ملتان

یہ مدرسہ ملتان شہر میں واقع ہے۔

هی مدرسة کبیرة و شهیرة

یہ ایک بڑا اور مشہور مدرسہ ہے۔

متی التحقت بهذه المدرسة؟

اس مدرسہ میں آپ نے کب داخلہ لیا۔

التحقت بها قبل السنة الاربعة

میں نے اس مدرسہ میں چار سال پہلے داخلہ لیا۔

فی ایّ صفّ تدرس؟

تم کون سی کلاس میں پڑھتے ہو؟

ادرس فی الصف الخامس

میں پانچوں کلاس میں پڑھتا ہوں۔

کم استاذاً فی ھذہ المدرسة؟

اس مدرسہ میں کتنے استاد ہیں؟

فیھا عشرۃ اساتذۃ و کلھم مجتھدون

اس میں دس استاد ہیں اور تمام محنتی ہیں۔

کم طالباً فی فصلك؟

آپ کی کلاس میں کتنے طالب علم ہیں؟

فی فصلی خمسة و عشرون طالبا

میری کلاس میں پچیس طالب علم ہیں۔

کم غرفاً فی ھذہ المدرسة؟

اس مدرسے میں کتنے کمرے ہیں؟

فیھا غرف کثیرۃ و فیھا مطعم و مطبخ و ملعب

اس میں بہت سارے کمرے ہیں اور اس میں ایک کھانے کی جگہ اور ایک باورچی خانے اور ایک کھیل کا میدان ہے۔

ھل توجد مکتبة فی ھذہ المدرسة؟

کیا اس مدرسہ میں لائبریری ہے؟

نعم توجد مکتبة کثیرۃ و نظیفة

جی ہاں ایک بڑی اور صاف ستھری لائبریری ہے۔

متی تذهب الی المدرسة و متی ترجع منها؟

آپ مدرسہ کب جاتے ہو اور کب واپس آتے ہو؟

انا اسکن فی مهجع المدرسة

میں مدرسہ کے ہوسٹل میں رہتا ہوں۔

ماذا تتعلم فی المدرسة؟

آپ مدرسہ میں کیا سیکھتے ہیں؟

اتعلم فیها العلوم الدینیة واللغة العربیة

میں اس میں دینی علوم اور عربی زبان سیکھتا ہوں۔

اتستطیع ان تتکلم باللغة العربیه؟

کیا آپ عربی زبان بول سکتے ہیں؟

نعم انا استطیع والحمدلله

جی ہاں میں بول سکتا ہوں اللہ پاک کا شکر ہے۔

## التکلم فی المدرسة

کیف تقضی یومك فی المدرسة

آپ مدرسہ میں دن کیسے گزارتے ہیں؟

متی تنام لیلاً فی المدرسة؟

تم رات کو مدرسے میں کب سوتے ہو؟

أنام الساعة الحادية عشر والنصف عادةً وقد أنام مبكراً أو متأخراً

میں عموماً ساڑھے گیارہ بجے سوتا ہوں اور کبھی کبھار جلدی اور کبھی تاخیر سے۔

هل هناك وقتٌ مقرٌ للنوم من قِبَلِ المدرسة؟

کیا مدرسہ کی طرف سے وہاں کوئی سونے کا وقت مقرر ہے؟

نعم الوقت المقر للنوم الساعة الحادية عشر والنصف

جی ہاں سونے کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر ہے۔

مَنِ المشرف على تنويم الطلبة؟

طلباء کو سلانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

الشيخ الفلاني هو المشرف على تنويم الطلبة وعلى إِيقاظهم

فلاں استاد کی طلباء کو سلانے اور جگانے کی ذمہ داری ہے۔

متى يستيقظ الطلبة صباحاً؟

طلباء صبح کس وقت جاگتے ہیں؟

يستيقظون قبل الفجر بنصف ساعة تقريباً

وہ تقریباً فجر سے آدھا گھنٹہ پہلے جاگتے ہیں۔

ألا تتهجد؟

کیا تم تہجد نہیں پڑھتے؟

بلی اتهجد ولله الشكر والثناء

کیوں نہیں! اللہ کا شکر ہے میں تہجد پڑھتا ہوں۔

متی تقام صلوٰۃ الفجر؟

فجر کی نماز کب ہوتی ہے؟

تقام صلوٰۃ الفجر الساعۃ الخامسۃ

فجر کی نماز پانچ بجے ہوتی ہے

منْ یصلی بکم صلوٰۃ الفجر؟

آپ کو فجر کی نماز کون پڑھاتا ہے؟

الشیخ الفلانی یصلی بنا صلوٰۃ الفجر۔

فلاں استاد محترم ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے ہیں۔

ماذا عملُکم بعد صلوٰۃ الفجر؟

فجر کی نماز کے بعد تم کیا کرتے ہو؟

بعد الفجر نتلوا القرآن الکریم

فجر کے بعد ہم قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

ثم بعض الطلباء ینومون و بعض الطلباء یقومون بالریاضۃ البدنیۃ

پھر کچھ طلباء سو جاتے ہیں اور کچھ ورزش کرتے ہیں۔

متی تتناولون الفطور و الغداء

تم ناشتہ اور دوپہر کا کھانا کب کھاتے ہو؟

اما الفطور فنتناولہ الساعۃ السابعۃ والنصف واما الغداء فالساعۃ

الثانیۃ بعد صلوٰۃ الظہر

ہم ناشتہ ساڑھے سات بجے کرتے ہیں اور دوپہر کا کھانا ظہر کی نماز کے بعد دو بجے کھاتے ہیں۔

متی تبدء دروسك؟

تمہارے اسباق کب شروع ہوتے ہیں؟

تبدء الدروس من الساعة الثامنة ولنا ستة حصص ، حصة للأدب العربي ، وأُخریٰ للنحو ، والثالثة لأصول التفسير ، والرابعة للفقه ، والخامسة للتفسير ، والسادسة للعقائد۔

ہمارے اسباق آٹھ بجے شروع ہوتے ہیں اور چھ پیریڈ ہوتے ہیں ، پہلا پیریڈ عربی ادب کا ہوتا ہے ، دوسرا نحو کا ہوتا ہے ، تیسرا اصولِ تفسیر کا ہوتا ہے ، چوتھا فقہ کا ہوتا ہے ، پانچواں تفسیر کا ہوتا ہے اور چھٹا عقائد کا ہوتا ہے۔

هل غِبْتُ عن دروسك قط؟

کیا تم کبھی اپنے اسباق سے غائب ہوئے ہو؟

نعم! أغيب احياناً لكن أحاول أن أواظب على الحضور۔

جی ہاں کبھی چھٹی کر لیتا ہوں لیکن ہمیشہ حاضر رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

متی تتذاکرون الدروس؟

تم سبق کا تکرار کب کرتے ہو؟

نذاکرها بعد صلوٰة الظهر الى الساعة الرابعة ثم بعد صلوٰة العشاء الى الساعة الحادية عشر والنصف

ہم ظہر کی نماز کے بعد چار بجے تک اور پھر عشاء کے بعد ساڑھے گیارہ بجے تک سبق کا تکرار کرتے ہیں۔

متی تقیّلون و القیلولۃ من السنۃ؟

تم قیلولہ کب کرتے ہو حالانکہ قیلولہ کرنا تو سنت ہے۔

نتقیل بعد الساعۃ الرابعۃ الی الساعۃ الخامسۃ أیْ ساعۃً۔

ہم چار بجے کے بعد پانچ بجے تک یعنی ایک گھنٹہ قیلولہ کرتے ہیں۔

متی تعشّیٰ؟

تم رات کا کھانا کب کھاتے ہو؟

اتعشیٰ قبل العشاء بقلیلً۔

میں عشاء سے تھوڑی دیر پہلے رات کا کھانا کھاتا ہوں۔

نسأل اللہ ان نتکلم باللغۃ العربیۃ جداً

# متفرقات

## عبادت کے نو حصے خاموشی میں ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبادت کے دس حصے ہیں نو حصے خاموشی میں اور دسواں حصہ حلال کمانے میں۔ (فردوس الاخبار، حدیث:4062)

## دست قدرت سے بنائی گئی چیزیں

وہ کون سی چیزیں ہیں جن کو اللہ پاک نے خاص دست قدرت سے تیار کیا؟

1: عرشِ اعظم۔ 2: قلم۔ 3: جنت عدن۔ 4: حضرت آدم علیہ السلام۔ 5: تورات شریف۔6: شجر طوبیٰ۔(خازن، جلد دوم، صفحہ 236)

## دوست کس کو بنایا جائے؟

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ بیٹا جب تم کسی سے بھائی چارہ کرنا چاہو تو آزمائش کے طور پر پہلے اس کو غصہ دلاؤ اگر اس نے بحالتِ غضب میں بھی انصاف کو قائم تو اس کو بھائی بنالو ورنہ اس سے بچو۔(لطائف علمیہ، صفحہ،32)

## نیند افضل ہے یا بیداری

کہا گیا ہے ایک شخص کے دو شاگرد تھے ان دونوں کے درمیان اختلاف کو گیا ان میں سے ایک نے کہا نیند بہتر ہے کیونکہ انسان اس حالت میں اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرتا دوسرے نے کہا بیداری بہتر ہے کیونکہ وہ اس حالت میں اللہ پاک کی پہچان حاصل کرتا ہے

وہ دونوں فیصلہ کیلیے شیخ کے پاس آئے تو انھوں نے فرمایا جس نے نیند کو فضیلت دی اس کیلئے زندگی سے موت بہتر ہے اور جس نے بیداری کی فضیلت کا قول کیا اس کیلئے زندگی موت سے بہتر ہے۔(رسالہ قشیریہ، صفحہ 651)

## کسی نے کہا ہے:

خیالوں کی حفاظت کرو یہ الفاظ بن جاتے ہیں۔

الفاظ کی حفاظت کرو یہ اعمال بن جاتے ہیں۔
اعمال کی حفاظت کرو یہ کردار بن جاتے ہیں۔
کردار کی حفاظت کرو یہ پہچان بن جاتے ہیں۔

## اصلاح کا حسین انداز

پیارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گزرتی تو اس کا پردہ رکھتے ہوئے اس کی اصلاح کا یہ حسین انداز ہوتا کہ ارشاد فرماتے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی بات کہتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4788)

## افطاری کے فضائل

فرمان محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔(صحیح البخاری کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار، الحدیث:1957)

فرمان حبیب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے، جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔(جامع ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی تعجیل الافطار، الحدیث:700)

فرمان آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب مایستحب من تعجیل الافطار، الحدیث:2353)

فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب مایستحب علیہ الافطار، الحدیث: 695)

## سحری کے فضائل

فرمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (بہار شریعت جلد 1، حصہ پنجم، صفحہ 999)

فرمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت، اور ثرید اور سحری میں۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: 6127)

فرمان آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد 1، حصہ پنجم، صفحہ 1000)

## برائیوں کی اقسام

بنیادی طور پر برائیوں کی دو اقسام ہیں:

**1: مکروہ برائیاں:** یہ اس درجہ کی ہیں کہ ان سے منع کرنا مستحب ہے اور خاموشی اختیار کرنا مکروہ ہے، حرام نہیں۔ ہاں! اگر ان کے مرتکب کو معلوم نہ ہو کہ یہ مکروہ ہے تو اس کو بتا دینا ضروری ہے۔

**2: حرام برائیاں:** ان پر خاموشی اختیار کرنا حرام ہے اور استطاعت کے مطابق منع کرنا فرض ہے۔ (نیکی کی دعوت کے فضائل، صفحہ 59)

## زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک کا فاصلہ

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ رب العزت فرماتے ہیں: زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے، اس سے آگے مستویٰ، اس کے بعد کو اللہ جانے! اس سے آگے عرش کے ستر حجابات ہیں ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو برس کا فاصلہ اور اس سے آگے عرش اور ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ:439)

## مخلوق کی تین اقسام

اللہ پاک نے مخلوق کو تین قسموں پر پیدا فرمایا:

1: فرشتوں کو پیدا فرمایا، ان میں عقل رکھی مگر انھیں شہوات سے پاک ومنزہ رکھا

2: جانوروں کو پیدا کیا، ان میں شہوت رکھی مگر عقل سے عاری کر دیا۔

3: انسان کو پیدا فرمایا، ان میں عقل اور شہوت دونوں ودیعت فرمائے۔

(اب جس انسان پر اس کی شہوت غالب آ جاتی ہے، وہ جانوروں سے بدتر ہے اور جس مسلمان کی شہوات پر اس کی عقل غالب آ جاتی ہے وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے)۔(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 50)

## بہادری کیا ہے

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن احمد مقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنے دشمن سے اچھا سلوک کرنا، ناپسندیدہ شخص پر مال خرچ کرنا، اور جو شخص دل کو اچھا نہ لگے اس سے اچھے تعلقات رکھنا بہادری ہے۔(ناراضیوں کا علاج، صفحہ 21)

## غصہ کی تعریف

غضب یعنی غصے کے معنٰی ہیں: ثوران دم القلب ارادۃ الانتقام یعنی بدلہ لینے کے ارادے کے سبب دل کے خون کا جوش مارنا۔(المفردات، صفحہ 608)

## کہا جاتا ہے

الحرمۃ خیرٌ من الطاعۃ

یعنی ادب و احترام کرنا اطاعت کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

## تیرہ علوم میں تقریر فرماتے

امام ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تیرہ علوم میں تقریر فرماتے تھے۔(غوث پاک کے حالات، صفحہ 27)

## شیطان کا غلام کون

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب سب سے پہلے درھم و دینار تیار ہوئے تو شیطان نے ان کو اٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چوما اور بولا جس نے تم سے محبت کی حقیقت میں میرا وہ غلام ہے۔(احیاء العلوم، جلد 3، صفحہ 288)

## رمضان کے بعد خوشی (عید) کیوں؟

رمضان ایک مبارک مہینہ ہے تو اس کے جانے پر عید کیوں منائی جاتی ہے مبارک چیز کے جانے پر غم منانا چاہیے نہ کہ خوشی؟ یہ خوشی دو وجہ سے ہے:

1: ایک تو ماہ مبارک میں عبادت کی توفیق ملنے کا شکریہ، خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے خیر سے روزے، تراویح، اعتکاف وغیرہ ادا کرا دیئے۔

2: دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو رمضان جانے کا صدمہ ہوتا ہے، جمعۃ الوداع کو لوگ زار زار روتے ہیں اس غم کو ہلکا کرنے کیلئے یہ خوشی رکھ دی تاکہ رنج کا احساس کم ہو۔ (اسرار الاحکام، صفحہ 21)

## اہل زمانہ میں سب سے زائد عقلمند

الخیرات الحسان میں ہے: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے زائد عقلمند کسی عورت نے نہیں جنا۔

سیدنا بکر بن جیش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے اہل زمانہ کی عقلوں کو جمع کیا جائے تو امام اعظم کی عقل سب پر غالب آ جائے۔ (الخیرات الحسان، صفحہ 62)

## تیری منزل عشق مجازی نہیں

اے نوجوان! تو کس عشق مجازی میں کھو گیا ہے تیری منزل یہ نہیں، تو کن بیہودہ رسموں کا شکار ہو گیا ہے، تو فحاشی کی کس روایت کو زندہ کر رہا ہے، تو کس رسم پر اپنے مال کو برباد کر رہا ہے۔

تیری منزل عشق مجازی نہیں بلکہ تیری منزل عشق حقیقی ہے۔ اپنا چہرہ دیکھ تو کس ہستی کا غلام ہے، تو کس ہستی کا امتی ہے، تجھے کس ہستی سے نسبت ہے، ارے تو غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تیرا دل تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امین ہے مگر تو اپنے دل میں کس کو سمائے ہوئے ہے۔

چھوڑ دے سب غلط رسم و رواج
تو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
دبدبہ دنیا ہی میں رہ جائے گا
حسن تیرا خاک میں مل جائے گا
کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
ورنہ ہو گی قبر میں سزا کڑی

## صحابی تابعی کے ہاتھ پر ایمان لائے

حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایسے صحابی ہیں جو ایک تابعی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور وہ تابعی حبشہ کے بادشاہ حضرت سیدنا نجاشی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، 1/ 506)

## امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ نے فرمایا

تصنیف و تالیف (علم سکھانے سے) زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ وہ طویل عرصے تک باقی رہتی ہے۔(ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل 2023، صفحہ 26)

## نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں

1: **نفسِ امّارہ:** جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے

2: **نفسِ لوّامہ:** جو گناہ گار کو گناہ کے بعد ملامت کر کے توبہ کی طرف راغب کرتا

ہے۔

3: **نفسِ مطمئنّہ:** جو بندگانِ خدا کو ذکرِ خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ (صراط الجنان ،10/674)

## سو خوبیاں اور ایک غلطی

کسی کو اپنا بنانے کے لیے سو خوبیاں بھی کم پڑ جاتی ہیں اور کسی اپنے کو دور کرنے کے لیے ایک ہی غلطی کافی ہوتی ہے

اس لیے کسی سے کیسی ہی بے تکلفی ہو محتاط رہیئے۔

## گھر کا پہرہ فرشتے دیں گے

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو اس گھر کا پہرہ فرشتے دیتے ہیں۔

علامہ حلبی سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں: کچھ اللہ پاک کے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چکر لگاتے رہتے ہیں ان کی ڈیوٹی یہ ہے۔ جس گھر میں محمد نام والا کوئی ہو اس گھر کا پہرہ دینا۔ (عظمتِ نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، صفحہ 26)

## بے ادبی کی نحوست

تفسیر روح البیان میں ہے: پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ پاک اسے (اس کی بے ادبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔

ایک اور جگہ روح البیان میں نقل ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں فاقہ کا شکار رہتا ہوں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تو کسی بوڑھے (شخص) کے آگے چلا ہو گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بے ادبی دنیاو آخرت میں مردود کروادیتی ہے۔
جیسا کہ ابلیس کی نولاکھ سال کی عبادت ایک بے ادبی کی وجہ سے برباد ہوگئی اور وہ مردود ٹھہرا۔

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بندہ اطاعت سے جنت تک اور ادب سے خدا عزوجل تک پہنچ جاتا ہے۔

حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ علم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑاسا ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔(آدابِ مرشدِ کامل، صفحہ 26 تا 27)

## پستے کا حلوہ زیادہ مزیدار ہے یا بادام کا

ایک آدمی نے قاضی ابویوسف علیہ الرحمہ سے پوچھا: پستے کا حلوہ زیادہ مزیدار ہوتا ہے یا بادام کا۔ قاضی صاحب نے فوراً جواب دیا: معاملہ انصاف کا ہے اور میں فریقین (پستے اور بادام) کی عدم موجودگی میں فیصلہ نہیں کرسکتا دونوں کو حاضر کیا جائے تو ہی بتاؤں گا۔(منقول)

## امام اعظم اور امام باقر کی ملاقات

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ایک دلچسپ حکایت: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حاضری کے دوران جب امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان کے ایک ساتھی نے تعارف کرایا کہ یہ امام ابو حنیفہ ہیں۔

امام باقر رضی اللہ عنہ نے امام اعظم سے کہا: وہ تمہی ہو جو قیاس سے میرے جدّ کریم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا رد کرتے ہو۔

امام اعظم نے فرمایا: معاذ اللہ۔ حدیث کو کون رد کر سکتا ہے آپ اجازت دیں تو کچھ عرض کروں۔

اس کے بعد امام اعظم نے عرض کی کہ حضور! مرد ضعیف ہے یا عورت؟

ارشاد فرمایا: عورت۔

عرض کیا وراثت میں مرد کا زیادہ حصہ ہے یا عورت کا؟

فرمایا: مرد کا۔

عرض کیا: میں اگر قیاس سے حکم کرتا تو عورت کو مرد کا دوگنا حصہ دینے کا حکم کرتا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔

پھر عرض کیا نماز افضل ہے یا روزہ؟

ارشاد فرمایا: نماز۔

عرض کیا قیاس یہ چاہتا ہے کہ جب نماز روزہ سے افضل ہے تو حائضہ عورت پر نماز کی قضا بدرجہ اولیٰ ہونی چاہیے۔ اگر احادیث کے خلاف قیاس سے حکم کرتا تو یہ حکم دیتا کہ حائضہ عورت نماز کی قضا ضرور کرے۔

اس پر امام باقر رضی اللہ عنہ اتنے خوش ہوئے کہ اٹھ کر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی پیشانی چوم لی۔ (ہر واقعہ بے مثال، صفحہ 105)

## انبیاء کرام اور ان کا ذریعہ معاش

حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کتابت اور درزی کا کام کیا کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی جو بڑھئی کا پیشہ ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام تجارت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کھیتی اور تعمیر کا کام کیا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام تیر بناتے اور شکار کرتے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے

حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال تک بکریاں چرائی ہیں۔

حضرت یسع علیہ السلام کھیتی کا کام کرتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بناتے تھے۔

حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

خاتم النبیین حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بکریاں بھی چرائی اور تجارت بھی فرمائی۔(ہر واقعہ بے مثال، صفحہ 146)

## امام شافعی علیہ الرحمہ کی ذہانت

حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں: میرے سامنے امام شافعی سے ایک شخص نے سوال کیا: میری بیوی کے پاس ایک کھجور تھی میں نے اس کو یہ کہہ دیا اگر تونے یہ کھجور کھالی تو

تجھے طلاق اور اگر چھینک دی تب بھی طلاق اب کیا کرنا چاہیے۔

امام شافعی نے جواب دیا آدھی کھالے اور آدھی چھینک دے۔(لطائف علمیہ، صفحہ 119)

## اعلیٰ حضرت کا حیرت انگیز قوتِ حافظہ

حضرت سید ابو حامد محدّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ تکمیلِ جواب کیلیے جزئیاتِ فقہ کی تلاشی میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے۔

تو اسی وقت آپ فرمادیتے کہ ردّ المحتار جلد فلاں کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر میں ان الفاظ کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ درّ مختار کے فلاں حصہ کے فلاں صفحہ پر فلاں سطر پر عبارت یہ ہے۔عالمگیری میں فلاں صفحہ و سطر میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

ہندیہ میں خیریہ میں مبسوط میں ایک ایک کتابِ فقہ کی اصل عبارت مع صفحہ و سطر بتا دیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وہ ہی عبارت و سطر پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا۔

اس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں خداداد قوتِ حافظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔(ملفوظات اعلیحضرت، صفحہ 29، مطبوعہ دعوت اسلامی)

## اللہ پاک تک پہنچنے کا وسیلہ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اللہ پاک کے نور سے پیدا کیے گئے اور مومن ہمارے

نور سے پیدا کیے گئے۔

پس ضروری بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک اور تمام حقائق کے درمیان واسطہ ہیں اور یہ ناممکن ہے کوئی آپ کے واسطہ کے بغیر مطلوب تک پہنچے۔(عقائد ومسائل (اردو)، صفحہ 116)

## شادی شدہ اولیاء کی فضیلت

سیدنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بعدِ وصال خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کو مقام عطا ہوا ہے؟

فرمایا: مجھے ستر بڑے بڑے بلند مرتبہ عطا ہوئے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیاء کرام کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکا۔(قوت القلوب، صفحہ 496)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا کہ میری شادی ہو جائے تاکہ میں اللہ پاک کے دربار میں غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔ (احیاء العلوم، جلد2، صفحہ 23)

## ایک فضول سوال کی انوکھی سزا

حضرت حسان بن سنان رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے: آپ ایک بالاخانے (مکان کی چھت پر بنایا جانا والا کمرہ) کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک سے پوچھا یہ بالاخانہ بنایے تمہیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

یہ سوال کرنے کے بعد آپ کو سخت ندامت ہوئی اور نفس کو مخاطب کرتے ہوئے یوں فرمایا: اے مغرور نفس! تو فضول اور لا یعنی سوالات میں وقت ضائع کرتا

ہے۔ پھر اس فضول سوال کے کفارے میں ایک سال کے روزے رکھے۔ (منہاج العابدین، ص:65)

## ہونا ہے تمہیں خاک سب خاک سمجھنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر بنایا۔

ایک عرصہ بعد اہلِ حمص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اپنے فقراء کے نام لکھ دو تاکہ ہم ان کی مدد کر سکیں، انھوں نے فقراءِ حمص کے نام لکھ کر پیش کیے تو ان میں ایک نام سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا تھا

پوچھا: کون سعید بن عامر؟

کہا: ہمارا امیر۔

فرمایا: تمہارا امیر فقیر ہے۔

کہا: جی ہاں! کئی دن گزر جاتے ہیں اور ان کے گھر آگ نہیں جلتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔

اور ایک ہزار دینار ان کیلئے بھیجے۔

جب وہ دینار سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو ملے تو ایک دم اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے لگے

بیوی نے کہا کیا بات ہے: امیر المؤمنین انتقال کر گئے؟

کہا: معاملہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ دنیا میرے پاس آنے لگی

فتنہ میرے پاس آنے لگا، مجھ پر چھانے لگا
کہنے لگی: اس کا تو حل ہے۔ راہِ خدا میں تقسیم کر دیجئے۔
چنانچہ اگلے دن وہ ساری رقم راہِ خدا میں تقسیم کر دی۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 463)

تختِ سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہو جن کا تیری گلی میں

## مرشدِ کامل کی اولاد کا ادب

حضرت سلطان التارکین خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی پیرو مرشد قدس سرہ نے نکاح کرنے کے متعلق فرمایا
تو آپ نے عرض کیا! اگر نکاح کرلوں اور اس سے اولاد پیدا ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ کی اولاد کی بے ادبی نہ کر دے۔ آپ کے پیر و مرشد علیہ الرحمہ کو آپ کا یہ جواب پسند آیا اور بہت دعائیں دیں۔ (آدابِ مرشدِ کامل، صفحہ 114)
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (مستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 176، حدیث 66)

## نفس پر قابو پانا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے: جس شخص نے اپنے نفس پر قابو پالیا وہ اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو اکیلے ایک شہر کو فتح کرلیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: میں اپنے نفس کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ پر ایک ایسے جوان کی طرح ہوں کہ جب وہ انھیں ایک طرف سے جمع کرتا ہے تو وہ دوسری طرف نکل جاتی ہیں۔

جو شخص اپنے نفس کو فنا کر دیتا ہے اسے رحمت کے کفن میں لپیٹ کر کرامت کی زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ضمیر کو ختم کر دیتا ہے اسے لعنت کے کفن میں لپیٹ کر عذاب کی زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب، ص 70 ملخصًا)

## گناہ مٹانے کا نبوی طریقہ

کفی بالموت مفرقاً موت جدائی ڈالنے کیلئے کافی ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

کفی بالموت واعظاً نصیحت کیلئے موت کافی ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اکثرو من ذکر الموت، فاِنہ یمحص الذنوب ویزھد فی الدنیا موت کو کثرت سے یاد کرو اس سے گناہ ختم ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی بڑھتی ہے۔(مکاشفۃ القلوب، صفحہ، 234)

تمت بالخیر

# جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ
# کی خدمات

- مدنی قاعدہ
- حفظ وناظرہ
- نماز کے ضروری مسائل کورس
- خواتین کے مخصوص مسائل کورس
- بنیادی اسلامی شارٹ کورسز
- فی میل کے لئے معلمہ کاانتظام
- مقالہ جات کی کمپوزنگ، فارمیشن، پروف ریڈنگ اور مکمل سیٹنگ
- دینی کتاب کی کمپوزنگ، فارمیشن، پروف ریڈنگ
  (پرینٹنگ مراحل تک مکمل سیٹنگ)
- سوشل میڈیا پر اپنی بکھری ہوئی تحریرات کو

خوبصورت کتابی pdf صورت میں لانے کے لیے ابھی رابطہ کیجئے۔

ڈائریکٹر:
علامہ محمد جاوید عطاری مدنی
+923366141064